وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ

رہنمائے حُجّاج

فضائل و مسائل اور مناسک حج و عمرہ کا

مستند و معتبر مجموعہ

تالیف

الحاج مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری

ناشر

اقبال بک ہاؤس

صدر۔ کراچی ۳

فون:- ۷۷۱۵۸

○ اشاعت اوّل ۱۳۹۱
۱۹۷۱

○ تعداد ۱۰۰۰ ہزار

○ کتابت احباب کتابت

○ طباعت گابا آفسٹ پرنٹنگ پریس کراچی

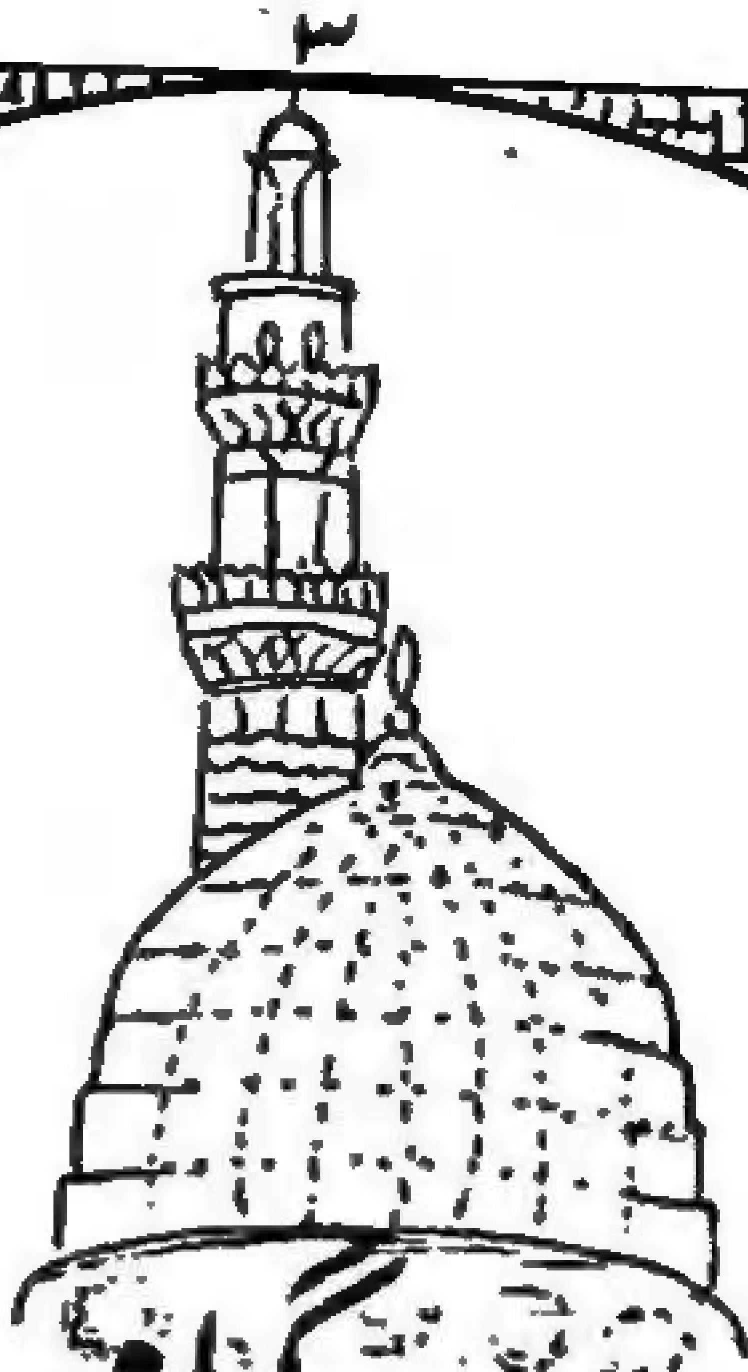
○ قیمت چھ روپے

○

ناشر

اقبال بک ہاؤس صدر کراچی ۳

ٹرام جنکشن صدر کراچی ۳ فون ۷۷۱۵



ہدیہ گرامی

بحضور

"دعائے خلیل ونوید مسیحا"

صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ

غلام بارگاہ

خلیل الرحمٰن نعمانی

★ حج افراد والے کے لئے بہتر اور آسان صورت یہ ہے کہ وہ بالا ہی بالا مدینہ منورہ چلے جائیں اور ایام حج کے قریب مدینہ منورہ کی میقات سے احرام باندھ کر حج میں شریک ہو جائیں کیونکہ آج کل اپنی آزاد مرضی کے بجائے حکومت کے نظم ونسق کی پابندی سے روانگی ہوتی ہے اور بعض اوقات حجاج حج سے ایک ایک دو دو مہینے پہلے مکہ معظمہ پہنچ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں احرام کی پابندی بہت دشوار ہو جاتی ہے۔ البتہ مفرد کسی اور طرف سے عمرہ کا احرام باندھے تو عمرہ سے فارغ ہو کر احرام کھول کر بلا احرام مکہ میں رہ سکتا ہے! ور حج بدل والے کے لئے تمتع یا قران دونوں جائز ہیں بشرطیکہ آمر کی اجازت ہو۔

میقات کا بیان

میقات دراصل وقت معین اور مقام معین کو کہتے ہیں اس کی جمع مواقیت آتی ہے میقات حج کی دو قسمیں ہیں (۱) میقات زمانی (۲) میقات مکانی۔

میقات زمانی اشہر حج یعنی شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کا عشرۂ اول کہلاتا ہے، حج کے افعال انھیں ایام میں صحیح ہوتے ہیں وہ افعال واجبہ ہوں یا مسنون ومستحب، ان مہینوں سے پہلے بجز احرام کے حج کا اور کوئی فعل اگر کیا تو وہ صحیح نہ ہوگا۔

میقات زمانی حج کے ساتھ مخصوص ہے، عمرہ کے لئے نہیں کیونکہ عمرہ سال میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے (البتہ ۹ر ذی الحجہ سے ۱۳ر ذی الحجہ تک عمرہ ممنوع ہے)

میقات مکانی وہ میقات کہلاتے ہیں جہاں سے احرام باندھنا واجب ہے۔ ان مقامات کی تعیین چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے خود فرما دی ہے اس لئے اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا۔

★ کوئی آفاقی شخص حج یا عمرہ یا کسی بھی ضرورت اور کام سے مکہ معظمہ میں داخل ہو اس پر حرم مکہ کا یہ حق ہے کہ وہ میقات سے احرام باندھ کر داخل ہو۔ میقات سے بغیر احرام باندھے حرم یا مکہ میں داخل ہونا سخت گناہ ہے، ایسے شخص پر ایک جانور کی قربانی واجب ہو جائیگی۔ اور غیر حاجی دعامر پر حج فرض ہو جائیگا،

میقات کی اقسام | میقات کی تین قسمیں ہیں۔ یعنی

(۱) مکہ یا حدود حرم میں رہنے والوں یعنی اہل حرم کی میقات

(۲) حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والوں یعنی اہل حل کی میقات!

(۳) میقات سے باہر رہنے والوں یعنی اہل آفاق کی میقات!

(۱) عرف عام میں تو حرم شریف سے مراد وہی عمارت ہے جو بیت اللہ کے ارد گرد بنی ہے جسے مسجد حرام بھی کہا جاتا ہے، لیکن حرم کا مفہوم وسیع ہے، مکہ معظمہ کے چاروں طرف مختلف فاصلوں پر حدود حرم کے علامتی ستون وغیرہ بنے ہوئے ہیں، ان کے اندر کا کل علاقہ حرم کہلاتا ہے۔

★ جدہ کی طرف سے یہ حد بیر شمیس یعنی حُدَیْبِیَہ تک ہے جو مکہ سے دس گیارہ میل کے قریب ہے مدینہ کے راستہ پر یہ حد تنعیم کے پاس ہے جو مکہ مکرمہ سے تین میل پر ہے۔ یمن کے راستہ پر یہ حد سات میل کے فاصلہ پر ہے جعرانہ کے راستہ پر شعب آل عبداللہ بن خالد کے پاس ہے جو مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلہ پر ہے۔ طائف کی طرف سے یہ حد بطن عرنہ میں ہے جو تقریباً سات میل ہے۔ عراق کی طرف بھی یہ حد سات میل ہے! یہ تمام علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ اس کے درخت کاٹنا۔ اس کے اندر شکار کرنا

حرام ہے۔ اس کے اندر رہنے والوں کو حَرَمی کہتے ہیں۔

★ اہل مکہ اور حد حرم میں رہنے والوں کے لئے حج کا احرام باندھنے کے لئے کل زمین حرم میقات ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بیت اللہ میں احرام باندھنا افضل ہے۔ بعض دوسرے بیت اللہ میں حطیم کے قریب خاص کر میزاب رحمت کے نیچے افضل بتاتے ہیں۔ اور عمرہ کے احرام کے لئے حِل کی ساری زمین میقات ہے جس میں افضل مقام تنعیم

★ اگر حرم کا رہنے والا حج کا احرام حِل میں اور عمرہ کا حرام میں باندھے گا تو وہ گنہگار ہوگا اور اس کو جُرمانہ کی قربانی بھی دینی ہوگی۔

(۲) حدودِ حرم سے باہر اور میقات کے اندر کا علاقہ حل کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں حرام تھیں۔ اس کے رہنے والے اہل حل کہلاتے ہیں۔ ان کے لئے میقات اور حرم کے درمیان کی ساری زمین میقات ہے۔ اس میں کسی بھی جگہ و مقام سے حج و عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں۔

(۳) اہل حرم و اہل حِل کے علاوہ میقات کی حد سے باہر کی دُنیا کو آفاق اور اس جگہ کے رہنے والوں کو آفاقی کہتے ہیں۔

★ آفاقی کے لئے میقات سے پہلے دُنیا کے کسی بھی مقام سے احرام باندھنا جائز ہے اور میقات پر پہنچکر باندھنا ضروری ہے۔

★ باعتبار سمت و اطراف اہل آفاق کے لئے میقات مختلف ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ذوالحُلَیفَہ میقات ہے آج کل بئیر علی کے نام سے مشہور ہے، یہ مقام مکہ معظمہ کے راستہ پر جنوبی سمت مدینہ منورہ سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے، یہ مقام

جہاں واقع ہے اسے وادی عقیق کہتے ہیں۔ پہلے یہاں ایک درخت تھا جس کی جگہ اب مسجد بنی ہے، جس کو مسجد شجرہ کہتے ہیں! یہاں احرام باندھنا سُنّت ہے۔ ویسے اگر کوئی مدینہ منورہ سے ہی احرام باندھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

(۲) ذاتِ عِرَاق یہ عراق، ایران اور شمال مشرق سے براہ بغداد آنے والوں کی میقات ہے جو مکہ معظمہ سے مشرقی جانب تقریباً ۷۰ میل کے فاصلہ پر قرن کے مقابل وادی محرم اور ضیمہ کے شمال میں واقع ہے۔

(۳) جُحفَہ۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک موضع کا نام ہے جو رابغ سے جانب مکہ نصف منزل پر واقع ہے۔ یہ اہل مغرب یعنی شام و مصر اور دیارِ مغرب کے باشندوں کی میقات ہے، چاہے وہ خشکی سے آئیں یا سمندر سے رابغ پر آتریں، یہ مقام چونکہ آباد نہیں اس لئے رابغ پر ہی احرام باندھ لیا جاتا ہے۔

اگر ان اطراف کے باشندے مدینہ منورہ کے عام راستہ سے آئیں تو ان کو اہل مدینہ کی میقات ذو الحلیفہ سے احرام باندھ لینا مستحب ہے ورنہ جحفہ سے بھی باندھ سکتے ہیں۔

جُحفہ، ذو الحلیفہ اور جحفہ کے درمیان رہنے والوں کی بھی میقات ہے۔

(۴) قِرَن۔ اس کو قرن المنازل، قرن الثعالب اور وادی محرم بھی کہتے ہیں یہ طائف کے قریب ایک موضع ہے اور اہل نجد کی میقات ہے۔ یعنی یمامہ سے عراق تک کے تمام مقامات مثلاً نجد الطائف، نجد الحجاز، نجد الیمن، اور نجد التہامہ کے لئے۔

(۵) یَلَمْلَمْ۔ اسی کو اَلَمْلَمْ بھی لکھتے ہیں اور سعدیہ بھی کہتے ہیں۔

یہ تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔ جو مکہ معظمہ سے تیس اور بقول بعض ساٹھ میل بجانب جنوب واقع ہے۔ پاکستان و ہندوستان۔ چین۔ جاوا۔ یمن اور ان تمام لوگوں کے لئے میقات ہے جو اس سے یا اس کے محاذات سے گذریں۔

مواقیت کے متعلق احکام ومسائل

یہ مواقیت دنیا بھر کے آفاقی مسلمانوں کے لئے ہیں وہ کہیں بھی رہتے ہوں، جب بھی وہ مکہ معظمہ آئیں گے تو وہ یا ان مواقیت سے گذریں گے یا ان کے محاذات سے یا اوپر سے۔ لہذا اگر کسی جگہ حقیقی میقات نہ بھی ہو تب بھی اس کی محاذات یا فضا شرعی میقات ہے۔ اس لئے ہر گذرنے والے کو وہیں سے احرام باندھ لینا چاہیئے۔

پاکستان و ہند کی میقات یلملم دراصل یمن و عدن کی میقات ہے پہلے دریائی راستہ ایسا تھا کہ ہند و پاک کے جہاز اس کے محاذات سے گذرتے تھے، اس لئے وہ ہند و پاک کی بھی میقات تھی۔ مگر اب جہازوں کا راستہ بدل گیا ہے۔ اس راستہ میں یلملم کا محاذات نہیں پڑتا۔ اس لئے اب اگر سمندر سے سفر کرنے والے جدہ پہنچکر احرام باندھ لیں تو ان کا احرام صحیح ہوگا۔ البتہ ہوائی سفر کرنے والوں کو سوار ہونے سے پہلے یا سوار ہو کر فوراً احرام باندھ لینا چاہیئے۔ کیونکہ ہوائی جہاز بعض مواقیت کے عین اوپر سے اور بعض کے محاذات سے گذر کر جاتا ہے۔ اور دوران سفر پتہ چلنا دشوار ہے، پتہ بھی چل جاتے تو سکنڈوں میں میقات نکل جاتی ہے اس لئے احرام پہلے ہی باندھ لے۔

★ واضح رہے کہ تحت الثری سے لے کر ثریا تک، ان مواقیت کے محاذات شرعی میقات ہیں۔

★ اگر کسی راستہ میں دو میقات پڑتی ہوں یا دو میقات کی محاذات

ہوں تو پہلی میقات یا پہلے محاذ سے احرام باندھنا افضل ہے. اگر دوسری میقات تک موخر کرے تو بھی جائز ہے. اس تاخیر سے جرمانہ کی قربانی واجب نہ ہوگی. ہاں اگر راستہ میں ایک میقات اور ایک میقات کی محاذات ہو تو پہلی میقات سے احرام باندھنا واجب ہے، محاذات کا اعتبار نہیں. اس صورت میں موخر کرنے سے دم قربانی واجب ہوگا۔

★ اگر آفاقی شخص مکہ مکرمہ پہنچ گیا اور عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو اب اس کی میقات مکہ والوں کی مثل ہے یعنی حج کا احرام حرم سے اور عمرہ کا حل سے باندھے۔

★ اگر مکی شخص میقات سے باہر نکل جائے تو واپسی پر اس کو بھی آفاقی کی طرح میقات سے احرام باندھنا ہوگا۔

★ پہلے معلوم ہو چکا کہ میقات سے بلا احرام گذرنا گناہ ہے اور اس سے دم قربانی واجب ہوگا اگر ایسا شخص واپس میقات آکر احرام باندھ لے تو وہ دم ساقط ہو جائے گا۔

★ اسی طرح اگر کسی نے میقات سے آگے جاکر احرام باندھا تو وہ میقات پر واپس آکر تلبیہ پڑھ لے تو دم ساقط ہو جائے گا، اور اگر واپس تو آیا مگر تلبیہ نہیں پڑھا تو دم ساقط نہ ہوگا. اور یہ واپسی بھی اسی وقت ساقط ہوگی جب افعال حج و عمرہ شروع کرنے سے پہلے ہو، افعال شروع کرنے کے بعد واپس آئیگا تو دم ساقط نہ ہوگا. اور پھر یہ واپسی اس وقت واجب ہے جبکہ واپسی کا وقت اور گنجائش ہو اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو، یا واپسی میں جان و مال کے ضیاع کا اندیشہ نہ ہو، یا وہ بیمار نہ ہو، اگر یہ صورتیں ہیں تو واپسی واجب نہیں گناہ سے توبہ استغفار کرے اور ایک قربانی بھی دے۔

ہوں تو پہلی میقات یا پہلے محاذ سے احرام باندھنا افضل ہے. اگر دوسری میقات تک موخر کرے تو بھی جائز ہے. اس تاخیر سے جرمانہ کی قربانی واجب نہ ہوگی. ہاں اگر راستہ میں ایک میقات اور ایک میقات کی محاذات ہو تو پہلی میقات سے احرام باندھنا واجب ہے، محاذات کا اعتبار نہیں. اس صورت میں موخر کرنے سے دم قربانی واجب ہوگا۔

★ اگر آفاقی شخص مکہ مکرمہ پہنچ گیا اور عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو اب اس کی میقات مکہ والوں کی مثل ہے یعنی حج کا احرام حرم سے اور عمرہ کا حِل سے باندھے۔

★ اگر مکی شخص میقات سے باہر نکل جائے تو واپسی پر اس کو بھی آفاقی کی طرح میقات سے احرام باندھنا ہوگا۔

★ پہلے معلوم ہو چکا کہ میقات سے بلا احرام گذرنا گناہ ہے اور اس سے دم قربانی واجب ہوگا اگر ایسا شخص واپس میقات آکر احرام باندھ لے تو وہ دم ساقط ہو جائے گا۔

★ اسی طرح اگر کسی نے میقات سے آگے جاکر احرام باندھا تو وہ میقات پر واپس آکر تلبیہ پڑھ لے تو دم ساقط ہو جائے گا، اور اگر واپس تو آیا مگر تلبیہ نہیں پڑھا تو دم ساقط نہ ہوگا. اور یہ واپسی بھی اسی وقت ساقط ہوگی جب افعال حج و عمرہ شروع کرنے سے پہلے ہو، افعال شروع کرنے کے بعد واپس آئیگا تو دم ساقط نہ ہوگا. اور پھر یہ واپسی اس وقت واجب ہے جبکہ واپسی کا وقت اور گنجائش ہو اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو، یا واپسی میں جان و مال کے ضیاع کا اندیشہ نہ ہو، یا وہ بیمار نہ ہو، اگر یہ صورتیں ہیں تو واپسی واجب نہیں گناہ سے توبہ استغفار کرے اور ایک قربانی بھی دے۔